احکام ومسائل

کیا عورت امام بن سکتی ہے.......؟!

سوال: عورت کا عورتوں کی نماز تراویح میں امامت کروانا شرعاً درست ہے یا نہیں؟ نیز کیا گھر کے افراد بھائی باپ وغیرہ عورت کی تلاوت سن سکتے ہیں یا نہیں؟ قرآن وسنت کی روشنی میں راہنمائی فرمائیں۔

سائل: ڈاکٹر شیخ الطاف احمد گوریجہ شاہکوٹ

الجواب بعون الوہاب

الحمد اللہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین اما بعد

عورت کا عورتوں کی امامت کروانا فرائض و نوافل میں درست ہے چنانچہ حدیث شریف میں ہے **عن ام ورقة رضی اللہ عنه وفيه وجعل لها مؤذنا يؤذن لها وامرها ان تؤم اهل دارها**۔ کہ آپ ﷺ نے ام ورقہ کو حکم دیا کہ وہ اپنے اہل خانہ کی امامت کروائے۔ (ابوداؤد باب امامۃ النساء ۔ ۱/۲۳۰) اور مستدرک حاکم کے الفاظ میں **امره ان تؤم اهل دارها فی الفرائض**۔ (عون المعبود ۱/۲۳۱) کہ فرض نمازوں میں امامت کرائے۔ اسی طرح سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے "**انها امتهن فكانت بينهن فی صلاة مكتوبة**" کہ انہوں نے بھی فرائض نماز کی امامت کرائی اور صف کے درمیان میں کھڑی ہوئیں۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہے "**انها امتهن فقامت وسطا**" کہ انہوں نے بھی امامت کروائی اور درمیان میں کھڑی ہوئیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یوں بھی منقول ہے "**انها كانت يؤم النساء فی شهر رمضان فتقدم وسطیٰ**" کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا رمضان المبارک میں عورتوں کی امامت کرواتی تھیں اور درمیان میں کھڑی ہوتی تھیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے "**عن ابن عباس قال تؤم المرأة النساء فقدم فی وسطهن**" کہ عورت عورتوں کی امامت کروائے اور درمیان میں کھڑی ہو۔

ان احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ عورتوں کی فرض نماز اور نفل نماز دونوں کی امامت کرواسکتی ہے۔ البتہ امامت کے دوران صف سے آگے مرد امام کی طرح کھڑی نہیں ہوسکتی۔ بلکہ عورت کو امامت کے دوران بھی صف کے دوران کھڑا ہونا ہوگا۔

گھر میں موجود افراد باپ بھائی وغیرہ عورت کی تلاوت قرآن سن سکتے ہیں۔ حتیٰ کہ غیر محرم افراد کیلئے بھی اجنبی ت کی آواز سننا منع نہیں ہے۔ بشرطیکہ کسی فتنہ میں واقع ہونے کا اندیشہ نہ ہو کیونکہ شرعاً عورت کی آواز پردہ نہیں ہے۔ لیکن عورت کیلئے بھی لازم ہے کہ ایسی صورت میں اس کی آواز میں ترنم وغیرہ ہرگز نہ ہو جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے "**فلا يخضعن بالقول .....الاية**" تاہم عورت کی اقتداء میں مرد کی نماز ادا کرنا درست نہیں ہے۔

هذا ما عندنا والله تعالىٰ اعلم بالصواب

اہم اعلان

ایم فل اور پی ایچ ڈی کی سطح پر پنجاب کی کسی بھی سرکاری یونیورسٹی میں مصروف تحقیق "جماعتی احباب" آگاہ ہوں کہ اگر وہ دوران تحقیق کسی قسم کے مالی مسائل سے دوچار ہیں تو درج ذیل ایڈریس پر بذریعہ خط رابطہ کریں۔

چیئرمین ہائر ایجوکیشن ڈویلپمنٹ سوسائٹی

معرفت: مرکز التربیۃ الاسلامیہ W 43-44 بلاک گلستان کالونی فیصل آباد پاکستان